© rasailojaraid.com

علماءِ حق
اور
نام نہاد مصنّفین

امجد علی شاکر۔ بی اے

غلام اکبر صاحب کا مکتوب گرامی الحق کے شمارہ ذی الحجہ میں پڑھا، جس میں انہوں نے ایک پاکستانی کمیونسٹ کی تہذیب و ثقافت پر مرقوم کتاب پاکستان میں تہذیب و ثقافت پر تبصرہ اور تجزیہ تحریر فرمایا اور ان کی اسلام دشمنی کی نشاندہی فرمائی ایک انتہائی خطرے سے خبردار کیا۔ فجزاکم اللہ ـــــ یہ مکتوب پڑھ کر مجھے نوشیرواں کا وہ قول یاد آگیا جو اس نے لشکریوں کو نمک مفت طلب کرنے سے منع کرتے ہوئے ادا کیا اور کہا کہ برائی قلیل مقدار سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے یہ پھیل جاتی ہے۔ کچھ یہی حالت ہمارے وطن میں ہوئی یہاں علماء و فضلا اور فقہا و صوفیا کا انتہائی احترام ہوتا تھا اور مسلمان انہیں اپنا رہبر و پیشوا مانتے تھے۔ انگریز جب برصغیر میں آیا تو اس کی سب سے بڑی رکاوٹ علماء ہی بنے جنہوں نے غلامی کے سیلاب کے آگے بند باندھے جسے انگریز کا اسلحہ اور منظم فوجیں تو نہ کاٹ سکے لیکن اندرونی غداروں نے انگریز کا منشاء و مقصد ضرور پورا کر دیا۔ چنانچہ انگریز کی مخالفت ہمیشہ علماء کی طرف سے ہی ہوتی رہی اور غلامی کی بیڑیاں کاٹنے میں علماء کے ہاتھ ہی ہمیشہ مصروف رہے۔ یہ ایک طویل تاریخ ہے جسے چند الفاظ میں بیان کرنا ناممکن اور محال ہے۔

چنانچہ انگریز نے اپنے مدِمقابل گروہ (علماء) کو کمزور کرنے کے لئے کئی سازشیں کیں ایک طرف لارڈ میکالے کے طریق تعلیم سے انگریزی غلام پیدا کئے۔ انگریزی نبوت کا پودا قادیاں کی سرزمین میں کاشت کر کے اُمّت مسلمہ کی وحدت کے سینے میں خنجر گاڑا۔ مختلف فتنے کھڑے کر کے تلبیس حق و باطل کے فن کا آغاز کیا۔ اور ان سب سے جو کام لیا وہ دینِ اسلام اور علمبردارانِ دین اسلام کو کمزور کرنے کا کام تھا۔ علماء و فقہاء کے تقدس کے مینار کو زمین بوس کرنے کے لئے ایک منظم سازش کا آغاز ہوا۔

اس کام کا آغاز ایک انگریز مصنّف نے ہمارے ہندوستانی مسلمان نامی کتاب سے کیا اور علماء کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف پروپیگنڈہ کی عمارت کی نیو اٹھائی اور اہلِ حق پہ زبانِ طعن دراز کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ جسے انگریز کے پالتو مصنفین آگے بڑھاتے رہے اور انگریز سے بھی بڑھ کر زورِ قلم صرف کیا۔ یہ لوگ صرف پیٹ کے غلام تھے اور ان کے قلم پیٹ پوجا کا آلہ۔ سرکاری توشہ خانے سے ملنے والا راتب انہیں اہلِ حق کے خلاف زہر اگلنے پر ابھارتا رہا اور حد یہ ہوئی کہ جو لفظ بھی ان کے قلم سے نکلا، اس کی آواز ضمیر یا دماغ کے خانے سے نہیں اس معدے سے اٹھی جس میں انگریزی خوراک ذخیرہ ہوتی تھی۔ بلکہ اسی خوراک سے ہی ہر لفظ بلند ہوا اور ان کے قلم نے اسے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیا۔

چونکہ انگریزی تعلیم ایک ایسا ٹیکہ ہے جو انسان کے اندر سے شرافت صداقت اور اس قسم کی تمام چیزوں کو کشید کرنے کا کام کرتی ہے۔ الاماشاءاللہ اس لئے ان لوگوں نے ضمیر و دماغ سے عاری ہو کر جو کچھ بھی لکھا اس میں متانت یا صداقت کا ڈھونڈھنا اندھیروں سے کرنیں مانگنا یا برص کے داغوں سے حسن و زیبائی طلب کرنے کے مترادف ہے۔

یہ رفیقانِ شبِ غلامی غلامی کی رات کو طول دینے کے لئے انگریز کے ہاتھ میں ڈفلی کی طرح بجتے رہے۔ اور چراغ ہائے راہِ حق کو بجھانے کے لئے سراپا پھونک بنے رہے۔ مگر تقدیر خندۂ استہزا کے ساتھ یہ کہتی رہی ع۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔ یہ لوگ ایک ایسا ساز بن گئے جس پر انگریزی مضراب سے غلامی کے حسین راگ بلند ہوتے رہے۔

یہ نام نہاد اہلِ قلم فی الواقعہ اہلِ معدہ یا غلامِ معدہ تھے یہ لوگ اس جاہل تعلیم یافتہ" گروہ سے متعلق تھے۔ جو ایک مصنف کے بقول جسماً ہندوستانی اور ذہناً انگریز تھے۔ مگر میں آخری بات میں یہ ترمیم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ذہناً انگریز نہیں انگریزوں کے غلام تھے ان کی ذہنیت شبِ دیجور کی طرح ہر کہیں چھا گئی مگر علماء حق ستارۂ صبح بن کر چمکے اور اندھیروں کا دامن چاک کر کے صبحِ خنداں کی جانب رواں دواں رہے۔ اور دوسری طرف یہ انگریزی غلام شبِ دیجور کی حسن و زیبائی بیان کرنے میں رطب اللسان رہے، حتیٰ کہ علماء حق کے خلاف اپنے باطن کا خبث ظاہر کرنا ایک فیشن بن گیا۔ (مجھے احساس ہے کہ میرے زیرِ قلم الفاظ سخت اور تند و ترش ہیں اور الحق کے تقدس کے بھی کسی حد تک منافی لیکن میں واقعات کی سنگینی کو الفاظ کی رنگینی میں گم کرنے کے فن سے ناآشنا ہوں۔)

پاکستان بن گیا اور آزادی حاصل ہو گئی تو انگریزی غلام ہی حاکم بن بیٹھے ع منزل انہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے۔ اور علما آزادی کے اس دور میں پہلے سے بھی زیادہ معتوب ٹھہرے اور غلام انگریزی "سازوں" کے راگ میں ایک اور لفظ کا اضافہ ہو گیا وہ لفظ اسلام تھا جس کی تردید کے لئے ان کی زندگی کا ہر گوشہ حیات کا ہر لمحہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جسم کا ہر جزو زبان کا ہر لفظ اور گھر کا ہر حصہ وقف تھا۔ ایسی حالت میں اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف جو کچھ ہوا، اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں چنانچہ علماء کے خلاف ہر لہجہ میں زہر اگلا گیا۔

حضرت شیخ الاسلام امام راشد حضرت السید حسین احمد مدنیؒ، امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ اور دوسرے اکابرین امت کے خلاف الزامات کی وہ چارج شیٹ جسے انگریز ہی سی آئی ڈی نے تیار کیا تھا۔ پاکستانی مصنف جج بن کر اسی چارج شیٹ کے مطابق انہیں سزا دینے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر اس وقت اس بات کی سنگینی کا احساس نہ کیا گیا اور اس وبا کو نہ روکا گیا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ علامہ اقبالؒ کے چند اشعار کا سہارا لیکر مرشدنا حسین احمد مدنیؒ کے خلاف جو مغلظات تحریر کی گئیں، اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں ان اکابر کے خلاف وہ لوگ سب سے زیادہ رنگیں پھیلاتے اور قلم گھسیٹتے رہے جو بزعم خویش اسلام کے سب سے بڑے داعی اور علمبردار تھے، لادینی مصنفین کے اپنی باتوں سے حوصلے بلند اور ہمتیں جوان ہوئیں انہوں نے چند قدم اور آگے بڑھا کر اپنی طنز و تعریض کے تیروں کا نشانہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور محمد بن قاسم کی ذات کو بنا دیا ہے۔

اگر برائی کو ختم کرنا ہے تو جڑ سے اکھاڑ دیں، شاخیں کاٹنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ یہ پھر اگ آئیں گی۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس برائی کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر ختم کر دیں۔

ہر دوڑ میں اوّل

پاکستان کا
نمبر 1 بائیسکل سہراب

HUSEIN
PAKISTAN'S LEADING
MANUFACTURERS AND EXPORTERS

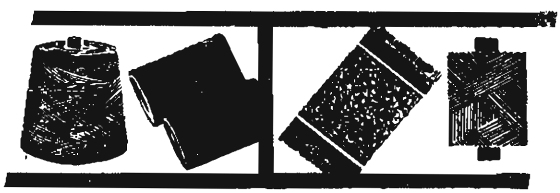

QUALITY COTTON FABRICS & YARN
HUSEIN TEXTILE MILLS

COTTON SEWING THREAD & TERRY TOWELS
JAMAL TEXTILE MILLS

For enquiries for Sheetings, Cambrics, Drills, Duck, Poplins, Tussores, Gaberdine, Corduroy, Bed-Sheets, Terry Towels, Cotton Sewing threads and yarns, please write to :

HUSEIN INDUSTRIES LTD
6th floor, New Jubilee Insurance House,
I. I. Chundrigar Road, P. O. Box No. 5024
KARACHI
Phone : 228601 (5 Lines) Cable "COMMODITY"

© rasailojaraid.com